مقتلِ ابی مخنف وقیامِ مختار



محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد و امامبارگاہ امام الصادقؑ G-9/2
اسلام آباد فون نمبر 0333-5121442

مقتلِ ابی مخنف

وقیام مختار

ترجمہ

سیّد تبشّر الرضا کاظمی

محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2
اسلام آباد۔فون 0333-5121442

syed Ali

Digitally signed by syed Ali
Date: 2008.03.13 15:41:34 +05'00'

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مقتل ابی مخنف وقیام مختار
مترجم	:	سید تبشر الرضا کاظمی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ گوالمنڈی، راولپنڈی
طباعت	:	اسد پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بار چہارم	:	مارچ 2004ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	100 روپے

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔ فون 0333-5121442

سے خون صاف کیا اور فرمایا۔ ''خدا کی قسم! تیری ماں نے تیرا نام حر رکھنے میں کوئی غلطی نہیں کی۔ تو دُنیا میں آزاد اور آخرت میں سعادت مند ہے''۔ پھر حر کی بخشش کے لیے یہ دُعا مانگی۔

''حر بن ریاح کیسا آزاد مرد تھا۔ مرحبا اے حر! تو نیزوں کے باہم مل کر چلنے کے وقت سینہ سپر ہو گیا۔ اسی طرح بہادر اپنے سینوں پر تلواریں لیتے ہیں۔ آفریں اے حر! کہ تو نے مجھ (حسینؑ) کی نصرت اس وقت کی اور اپنی جان قربان کی جس وقت میں نے مدد کے لیے پکارا تھا۔ وہ شخص ہدایت یافتہ اور مغفرت یافتہ ہے جس نے میری نصرت کی''۔

اہل بیت کی جنگ

امام حسین علیہ السلام نے دائیں بائیں نظر کی جب کوئی یار و مددگار نظر نہ آیا تو فرمانے لگے''۔ **" واغوثاہ واعطشاہ "**۔ کوئی ہے جو ہماری مدد کرے! کوئی ہے جو ہمیں پناہ دے! کوئی ہے جو حرم رسولؐ کی حفاظت کرے!''۔

یہ صدائیں سن کر دو ماہ پارے خیموں سے بر آمد ہوئے۔ یہ دونوں امام حسن علیہ السلام کے فرزند جناب احمد و جناب قاسم تھے۔ دونوں نے چچا کے پاس آ کر عرض کیا۔ لبیک! لبیک! (ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں!) ہمارے آقا ہم آپ کے فرمان بردار و مطیع ہیں۔ خدا کا آپ پر درود و سلام ہو''۔ امام علیہ السلام نے دونوں بھتیجوں سے فرمایا۔ ''بیٹا میدان میں جاؤ اور اپنے جد کے خاندان کی حفاظت میں ایسی جنگ کرو کہ زمانہ تمہاری مثال نہ پیش کر سکے۔ خدا تمہاری مدد کرے''۔

حضرت قاسم بن امام حسنؑ

حضرت قاسم میدان میں آئے۔ آپ کی عمر چودہ سال تھی۔ دُشمن کی فوج پر ایسا شاید حملہ کیا ستر ناریوں کو ہلاک کیا۔ اس دوران ایک ملعون نے چھپ کر ان پر ایسا وار کیا کہ سر شگافتہ ہو گیا۔ شدت زخم کی وجہ سے گھوڑے سے زمین پر منہ کے بل آئے اور چچا کو آوازی دی۔ ''چچا جان میری مدد کو آیئے''۔ امام نہایت تیزی

سے وہاں پہنچے۔دُشمنوں کو وہاں سے بھگایا۔۔جناب قاسم زخموں سے چور زمین پر پاؤں مار رہے تھے۔اسی حالت میں روح قبض عنصری سے پرواز کرگئی۔امام حسین علیہ السلام نے لاش کو گھوڑے پر رکھا اور فرمانے لگے۔''خداوند! تو بہتر جانتا ہے کہ ان (دشمنوں) نے ہمیں دعوت دے کر بلایا۔اس کے بعد ہمارے خلاف محاذ بنا کر سب اکٹھے ہوگئے۔خدایا! تو ان پر آسمان سے پانی نہ برسا اور انہیں اپنی رحمت سے محروم کردے۔خدایا! ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کردے۔انہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کردے اور ان کے حاکموں کو ان سے راضی نہ رکھ۔خداوند! اگر دُنیا میں فتح ہمارے نصیب میں نہیں تو آخرت میں اسے ہماری کامیابی قرار دے اور اس ظالم قوم سے ہمارا انتقام لے''۔

پھر جناب قاسم کو دیکھ کر رونے لگے اور فرمایا۔''خدا کی قسم! تیرے چچا پر یہ امر انتہائی گراں ہے کہ تو مدد کے لیے پکارے اور تیرے چچا جواب نہ دے سکے (تیری مدد نہ کرسکے) بیٹا آج کے دن تیرے چچا کے مددگار کم ہیں اور ظلم کرنے والے بہت ہیں۔''اس کے بعد جناب قاسم کی لاش کو لاکر اہل بیت کے دوسرے جوانوں کی لاشوں کے ساتھ رکھ دیا

حضرت احمد بن امام حسنؑ

جناب قاسم کے بعد ان کے بھائی احمد بن کی عمر سولہ سال تھی میدان میں آئے اور اسی سواروں کو ہلاک کیا۔اس کے بعد اس حال میں چچا کے پاس آئے کہ دونوں آنکھیں پیاس کی شدت سے اندر دھنس گئی تھیں۔کہا۔''چچا جان! کیا پانی کا ایک گھونٹ مل سکتا ہے؟ کہ پی کر خدا اور رسولؐ کے دُشمنوں سے لڑنے کی کچھ طاقت آجائے؟''۔امامؑ نے فرمایا''بیٹا تھوڑا اور صبر کرو۔نانا تمہیں ایسا سیراب کریں گے کہ کبھی پیاس محسوس نہ ہوگی''۔

چنانچہ احمد دوبارہ میدان میں آئے اور یہ رجز پڑھا۔''میں اتنا اور صبر کروں گا کہ مجھے موت آجائے۔میری روح و بدن جہاد کے لیے تیار ہیں۔میں موت سے نہیں ڈرتا بلکہ موت کو ڈراؤں گا مجھے جنگ میں کوئی خوف و خطر نہیں